سوال

نیفہ کا 61ک

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ح کا قائل امام صاحب اگر بعض مقتدی حضرات کے اعتراض اوران کی خواہش کی تکمیل میں موزوں پر مسح ترک کرکے پیر دھونے لگ جائیں توکیا سنت رسول ﷺکی روسے یہ عمل درست قرارپائے گا؟ نیز کیاامام ابوحنیفہ کپڑے کے موزوں پر مسح کے قائل تھے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب د

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

ح ہے تواس کے جواز پرجماع ہے، یعنی سوائے اہل تشیع کے سب اس کے قائل ہیں اوراس کی بنیاد ایک تومغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں خفین (دونوں موزوں) پر مسح کیا تھا۔

(صحیح البخاری، الوضوء، حدیث، 203-205، وصحیح مسلم، الطہارۃ، حدیث 274،)

یث جریر بن عبداللہ بجلی سے مروی ہے کہ انہونے پیشاب کیا، پھروضوکیا اورپھرخفین پر مسح کیا اورکہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے تومجھے مسح کرنے سے کون سی چیز روک سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ توسورہ مائدہ کی آیت سے قبل کا واقعہ ہے (کہ جس میں پاؤں دھونے کا حکم دیا گ

حابہ کے علاوہ یہ مسئلہ اتنے زیادہ صحابہ سے مروی ہے کہ حسن بصری کہتے ہیں: مجھے ستر صحابہ نے خفین پر مسح کرنے کی روایت بیان کی ہے۔ زرقانی موطا کی شرح میں لکھتے ہیں: بعض علماء نے اس کے تمام راویوں کوشمار کیا وہ اسی سے تجاوز کرگئے جن میں عشرہ بشرہ بھی شامل ہیں۔

سنا بجا ہے کہ خف پر مسح کرنا تواتر سے ثابت ہے اورجہاں تک جرابوں پر مسح کرنے کا تعلق ہے تواس ضمن میں ایک تومغیرہ بن شعبہ ہی کی دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوکیا اورجرابوں پر مسح کیا۔

امام ترمذی نے اس حدیث کوحسن صحیح کہا ہے لیکن امام ابوداؤدنے اسے ضعیف قراردیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کوبیان نہیں کرتے تھے کیونکہ مغیرہ کی معروف روایت صرف خفین پر مسح کرنے کے بارے میں ہے۔ اس کی تائید میں دوسری حدیث موسیٰ اشعری کی ہے جس میں

سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے، جن میں سیدنا علی، عمار، ابومسعودانصاری، انس، ابن عمر، براء بن عازب، بلال، عبداللہ بن ابی اوفی اورسہل بن سعد شامل ہیں۔ امام ابوداؤدنے ابوامامہ، عمروبن حریث، عمر اور عبداللہ بن عباس کے ناموں کا اضافہ کیا ہے، یہ کل تیرہ صحابی ہوئے اوراس مسئلے میں جواز ک

م احمد جرابوں پر مسح کرنے کوجائز سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ ابوقیس کی روایت کوضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے انصاف کی بات کی ہے، ان کا اعتماد بھی ایک توصحابہ کے طرز عمل پر ہے اوردوسرے صریح قیاس پراوروہ یہ کہ خف اورجراب میں ایسا کوئی فرق نہیں ہے کہ جس کی وجہ

ں علم کا اتفاق ہے۔ صحابہ کے نام توہم نے ذکر کردیے۔ ائمہ میں سے اس کے قائلین میں احمد، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، سعید بن مسیت اورابویوسف بھی ہیں اورصحابہ میں سے جن کے نام ہم نے درج کیے ہیں، ان کی مخالفت کرنے والا کوئی نہیں

ابوحنیفہ موٹی جرابوں پر مسح کے قائل نہ تھے لیکن اپنی وفات سے سات یا تین دن قبل انہوں نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا تھا اوراپنے مرض موت میں موٹی جرابوں پر مسح کرتے رہے، جولوگ عیادت کے لیے آتے ان سے کہتے میں جس بات سے روکتا تھا اب اسی پر عمل کررہا ہوں۔ خیال رہے کہ نہ صرف جر

ہیں: صحیح بات یہی ہے کہ پیر کے لفائف ضرورت کی بناپر پہنے جاتے ہیں سردی، ننگے پیر چلنے یازخم کی تکلیف سے بچنے کے لیے۔ اس کے ناجائز ہونے پراجماع نقل کرنا لاعلمی کی نشانی ہے۔ اجماع توچھوڑیئے، دس ایسے مشہور علماء کے نام بھی پیش نہیں کیے جاسکتے کہ جواس کے ناجائز ہونے کے قائل ہوا

وہ کہتے ہیں کہ جونبی ﷺ کے الفاظ پر غورکرے اورقیاس کا بھی برمحل اعتبار کرے تووہ جان لے گا کہ اس بات میں رخصت کا دائرہ بڑا وسیع ہے اوراسی سے شریعت کے حسن کا اندازہ ہوتا ہے۔

رہ ہوجائے کہ اگرخف یا جراب میں تھوڑے بہت چھید ہوں تب بھی ان پر مسح کرنا جائز ہے، بشرطیکہ ان کا پہننا ممکن ہو۔

امام ثوری کہتے ہیں کہ مہاجرین اورانصار کے خف عام لوگوں کی طرح چھید سے خالی نہیں ہوتے تھے، اگران پر مسح کرنا ناجائز ہوتا توضرور منقول ہوتا۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ شریعت میں اگرکسی بات کی رخصت دی جاتی ہے تووہ مشقت سے بچانے کے لیے ہوتی ہے نہ کہ مزید مشقت میں مبتلا کرنے کے لیے۔

نیہ کے طویل سرد موسم کودیکھیے کہ اس میں جرابوں پر مسح کرنے سے آدمی کتنی مشقت سے بچ جاتا ہے۔ خاص طورپراس بات کا بھی خیال کیجئے کہ آفس، کارخانوں اورفیکٹریوں میں کام کرنے والے حضرات جب جرابیں اتارکراپنا پاؤں واش بیسن میں رکھتے ہیں توغیر مسلم حضرات کویہ بات کتنی ناگوارگزرتی ہے ا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

11ا